بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ان الفضل تنزل من السماء

روزنامہ

الفضل

یوم دوشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱۱/۲ روپیہ

جلد ۳۵ | ۲۸ ماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۹ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۲۸ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح 95

قادیان ۲۷ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آج نو بجے صبح معہ خدام لاہور سے تشریف لائے۔ حضور کے متعلق آج ۱½ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو عصر کے بعد ضعف کی شکایت ہو گئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بھی ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

کیپٹن ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب کے ہاں ۲۵ جولائی بروز جمعہ لڑکی تولد ہوئی اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب نے آج اپنے لڑکے شیخ مبارک احمد صاحب دعوت ولیمہ دی

سیٹھ دالمیا کی مسٹر جناح کو پیش کش

جناب سیٹھ رام کرشن صاحب دالمیا نے جو تقریر گئوکشی کو قانوناً ممنوع قرار دینے کے لئے کی ہے۔ اس میں مسٹر جناح سے بھی درخواست کی ہے۔ کہ وہ ہندوؤں کے جذبات کے مدنظر پاکستان میں بھی اس کو ممنوع قرار دیں۔ اور اس کے عوض میں آپ نے وعدہ فرمایا ہے۔ کہ ہندوستان میں سؤر کو کھانا ممنوع قرار دے دیا جائے گا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ ہم اس سادگی کا کیا جواب دیں مسلمانوں کو قطعاً اس بات پر کبھی اعتراض نہیں ہؤا۔ اور نہ اور نہ اسلام ہو سکتا ہے۔ کہ کوئی غیر مسلم سؤر کا گوشت کیوں کھاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے لئے اس کا کھانا حرام قرار دیا ہے جو مسلمان ہے وہ اس حکم کی پابندی کرتا ہے۔ اور اس کو اپنی یا مسلمانوں کی ذات تک ہی محدود سمجھتا ہے۔ اس بات میں اس کو ذرا دلچسپی نہیں۔ کہ کوئی دوسرا اس کو کیوں استعمال کرتا ہے اور گو مسلمان چاہتا ہے کہ دوسری اقوام بھی اس گندے اور بیلے غیرت جانور کا گوشت استعمال کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ آجکل جو بے غیرتی یورپ میں پھیل رہی ہے۔ اس کا بہت بڑا باعث سؤر کا گوشت ہی ہو۔ اور اگر اس کا استعمال چھوڑ دیا جائے۔ تو شائد ان کے اخلاق کی اصلاح ہو جائے۔ مگر اسلام اجازت نہیں دیتا۔ کہ سوائے مسلمانوں کے جس نے خوشی سے اس شریعت کو قبول کیا ہے کسی دوسرے کو اس کے ترک پر مجبور کیا جائے۔ جس طرح کہ سیٹھ دالمیا قانوناً گئوکشی بند کرانا چاہتے ہیں۔ اس لئے اسلام کے نقطۂ نظر سے مسٹر ڈالمیا کی کشمکش گئوکشی کے سوال پر اثر انداز نہیں ہو سکتی عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک گائے بھی دوسرے جانوروں کی طرح ایک معمولی جانور ہے۔ اور اس کو کوئی خاص تقدس حاصل نہیں۔ وہ اس کا گوشت اسی طرح استعمال کرتے ہیں۔ جس طرح بھیڑ یا بکری کا۔ یہ ہندوؤں کی زبردستی ہے۔ کہ وہ مسلمانوں عیسائیوں یا دوسری اقوام کو جو اس کو بطور خوراک استعمال کرنا جائز ہی نہیں۔ بلکہ صحت کے لحاظ سے ضروری سمجھتے ہیں۔ محض اپنے غیر معمولی جذبات کی خاطر دوسروں پر جبر کریں۔ کہ وہ اس کو کھانا چھوڑ دیں۔ پاکستان کیا ہندوستان کی گورنمنٹ کو بھی زیبا نہیں۔ کہ وہ اس قسم کی غلطی کا ارتکاب کرے۔ جس طرح کہ بعض ہندو ریاستیں کر رہی ہیں۔ اور ناحق دوسروں کی حق تلفی کی جا رہی ہے اگر ہندوستان میں ذبح گاؤ قانوناً ممنوع قرار دیا جا سکتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک شدید قسم کا ظلم ہے۔ بلکہ ایسا ظلم ہے۔ کہ جس کو بند کرانے کے لئے دوسرے ملکوں پر بھی جبر کیا جا سکتا ہے۔ اور اس طرح تمام دنیا سے جنگ چھیڑی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ہندوؤں کی قسم کی گئو رکھشا اتنی ہی اہم ہے۔ کہ اس کو بند کرانے کے لئے ڈالمیا جیسے مہاپرش اپنی اور اپنے خاندان کی جان دینے اور اپنا تمام مال و متاع ضائع کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ تو ضروری ہے کہ نہ صرف ہندوستان کو بلکہ دوسرے ممالک کو بھی اس کے لئے مجبور کیا جائے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان میں بھی انگریزی عہد حکومت میں سیٹھ ڈالمیا نے ایسی دھمکی نہیں دی۔ اور نہ ان سادھوؤں نے اس قسم کے مظاہرے کئے۔ جس قسم کے اب وہ کر رہے ہیں۔ اب چونکہ ہندوستان پر کانگریسیوں کی حکومت قائم ہو رہی ہے۔ جو زیادہ تر اونچی جاتیوں کے ایجنٹ ہیں۔ یہ سوال اس لئے اٹھایا گیا ہے۔ کہ وہ چونکہ اپنے ہی ہیں۔ ان پر ایسے مظاہروں اور دھمکیوں کا ضرور اثر ہو گا۔ اور ایک گروہ کے ذاتی جذبات کے لئے باقی تمام اقوام کے جذبات کو نظر انداز کر دیا جائیگا۔ کیا یہ صریح بے انصافی نہیں ہے؟ سیٹھ ڈالمیا اور آپ کے دیگر ہمخیال کو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہندوستان کی کثیر آبادی گائے کے متعلق وہ جذبات نہیں رکھتی۔ جو اونچی جاتی ہندو رکھتے ہیں۔ اور اسی طرح اس ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو ہر طرح کے گوشت کھانا مہاپاپ سمجھتے ہیں۔ پھر ایسے بھی ہیں۔ جو بعض قسم کی سبزیاں نہیں کھاتے۔ کیا وجہ ہے کہ ان مختلف قسم کے گروہوں کے جذبات کا اسی طرح احترام نہ کیا جائے۔ جس طرح سیٹھ صاحب کے جذبات کا۔ اور اس کم خوراک کے زمانے میں لوگوں کو بھوکا نہ مار دیا جائے۔

مسلمان اگر سؤر کا گوشت نہیں کھاتے تو وہ اس لئے نہیں۔ کہ وہ اس کو قابل پرستش سمجھتے ہیں۔ اور اس کو کھانا پاپ خیال کرتے ہیں۔ لیکن

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندو گائے کو قابل تعظیم سمجھ کر ایسا کرتے ہیں۔ اگر اس طرح ہر ایک کے جذبۂ تعظیم کے لئے قانوناً چیزوں کا استعمال بند کرا دینے کا ہندوؤں کو حق ہے۔ تو جینیوں کو جو ہر جاندار کو قابل تعظیم سمجھتے ہیں کیوں حق نہیں۔ کہ وہ ہر جاندار کی تمیا کو قانوناً بند کرائیں۔ پھر جو پیپل وغیرہ درختوں کو پوجتے ہیں۔ وہ ان درختوں کا کاٹنا کیوں نہ قانوناً ناجائز قرار دلائیں۔ آخر اس فرق کی کوئی وجہ تو ہونی چاہیے۔ باقی رہا اقتصادی نقطۂ نظر تو اس کے لئے اتنا ہی عرض کرنا کافی ہے۔ کہ بھینس گائے سے بدرجہا زیادہ مفید ہے۔ اور دوسرے ممالک اور خود ہندوستان باوجود گئو کشی کے اب تک کیسے گزارا کرتا رہا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلقہ لاہور کے سلسلہ میں بعض اور روایات

(۴)

(۱)

اخبار الفضل میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی در باب لاہور کا جو اعلان ہوا ہے۔ اس کے متعلق عاجز بھی ایک روایت حضرت والد صاحب کی تحریر کرتا ہے۔

ہمارے والد صاحب بابو محمد آمین صاحب مرحوم آف لاہور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ ریلوے میں ملازم تھے۔ ریٹائر ہونے تک آپ لاہور ہی میں رہے۔ ہم سب بہن بھائیوں نے جبکہ ہم چھوٹے ہی تھے۔ والد صاحب سے عرض کی۔ کہ آپ جو اتنی رقم مکان کے کرایہ کی ادا کرتے ہیں۔ کیوں نہ آپ یہاں پر ایک مکان بنا لیں۔ اور مستقل رہائش رکھیں۔ آپ نے بڑی متانت سے کہا۔ کیا تم لوگ نہیں جانتے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی ہے۔ کہ لوگ کہا کریں گے کہ یہاں پر کبھی لاہور ہوا کرتا تھا۔ اور اکثر اسی پیشگوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ لاہور تباہ ہو جائیگا۔ چنانچہ آپ نے اپنا مکان لاہور کی بجائے قادیان میں بنایا۔ (خاکسار رحمت اللہ چودھری، محرر دفتر شکایت آف در الفضل قادیان حال بسرینگر کشمیر)

(۲)

میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت تحریری ۱۹۰۲ء میں کی تھی۔ اور دستی بیعت اگست ۱۹۰۳ء میں کی تھی۔ لاہور کی تباہی کی بابت اس وقت سے سنتا آ رہا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہوا ہے۔ کہ لوگ کہیں گے۔ کہ یہاں کبھی لاہور تھا۔ چنانچہ جب کبھی میں لاہور جاتا اور لاہور کی شان و شوکت کو دیکھتا۔ تو معاً مجھے حضور انور کی پیشگوئی یاد آجاتی۔ اور خیال آجاتا۔ یا موٰی کس طرح حضور کی پیشگوئی پوری ہوگی۔ اور یہ پیشگوئی اسی حالت میں بھی اکثر وہاں اپنے رشتہ داروں کو سناتا۔ مگر قبل ازیں اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے یہ سامان بیان کیے جاتے تھے۔ کہ لاہور کے نیچے گندھک کی کان ہے۔ جو دریائے راوی کے پانی سے گندھی رہتی ہے۔ اور پھٹتی نہیں۔ اور جب راوی کا پانی خشک ہو جائیگا۔ لہروں کے نکالنے سے یا کسی اور وجہ سے۔ تو وہ گندھک کی کان پھٹ جائیگی۔ اور لاہور تباہ ہو جائیگا۔ مگر اب اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ السلام کی پیشگوئی پورا کرنے کے اور سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ حلفاً بیان کرتا ہوں۔ کہ یہ میری تحریر میرے شنیدہ و واقعات کے بالکل موافق ہے۔

(سید ناظر حسین آف کالووالی سید ال ضلع سیالکوٹ)

قادیان دارالامان

اے قادیاں اے قادیاں یہ تیرے نظارے
ہر ذرۂ خاکی تراشاہد ہے کہ تجھ میں
ہر سمت وہ بے لاگ مروت کی ادائیں
وہ چشم و چراغ احمد مامور کے گھر کے
سرتا بہ قدم عشق مسیحا کے صحابہ
ہر شام تری محفل محمود سے روشن
اے اہل جہاں آؤ ذرا تم بھی تو دیکھو
ہیں اہل نظر کے لئے فطرت نے نکالے
اللہ کے پیغام فرشتوں نے اتارے
اللہ وہ بے لوث محبت کے نظارے
پلتے ہیں تری گود میں وہ نور کے پارے
وہ چرخ نبوت کے درخشندہ ستارے
وہ موجۂ عرفان وہ کوثر کے کنارے
کس طرح خدا کرتا ہے بندوں کو اشارے

ہر چند ہیں نا امید کچھ ایسے ہی در و بام
محبوب کی بستی کے در و بام ہیں پیارے

(غلام نبی نایاب)

الفضل میں اشتہار دینے والے احباب کو اطلاع

آئندہ الفضل میں اشتہارات ایک خاص سکیم اور پروگرام کے مطابق شائع ہو سکیں گے۔ اور صرف وہی لوگ اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ جو قبل از وقت جگہ ریزرو کرا لیں گے۔ اس امر کا امکان بہت کم رہ جائیگا۔ کہ کسی خاص موقعہ مثلاً جلسہ سالانہ یا مشاورت کے موقعہ پر اجرت ادا کر کے حسب ضرورت اشتہار کے لئے جگہ حاصل کی جا سکے۔ جو دوست چاہیں وہ آئندہ سال کے لئے معاہدہ بھی کر سکتے ہیں۔ اس صورت میں انہیں مقررہ کمشن بھی مل سکے گا۔ ایسے تمام معاہدات جو کئے جائیں گے۔ وہ لازماً ۳۰ اپریل ۱۹۱۷ء کو ختم ہو جائیں گے۔ اشتہارات کے عام صفحات میں اشتہار شائع کرنے کے نرخ حسب ذیل ہیں:۔

¼ کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۵	ایک کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۱۶
½ کالم	،، ۰-۰-۹	نصف صفحہ	ایک دفعہ ۰-۰-۳۰
		پورا صفحہ	ایک دفعہ ۰-۰-۵۰

ریڈنگ میٹر

¼ کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۷		
½ کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۱۲		
۱ کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۲۷		
نصف صفحہ	ایک دفعہ ۰-۰-۴۰		
پورا صفحہ	ایک دفعہ ۰-۰-۷۰		

آخری صفحہ

¼ کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۹		
½ کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۱۵		
۱ کالم	ایک دفعہ ۰-۰-۲۷		
نصف صفحہ	ایک دفعہ ۰-۰-۵۰		
پورا صفحہ	ایک دفعہ ۰-۰-۹۰		

پہلے صفحہ پر ۲/۸/- روپے فی مربع انچ کے حساب سے اشتہارات شائع ہو سکتے ہیں۔ (منیجر اشتہارات)

ایک لاپتہ کی تلاش

خواجہ محمد ایوب صاحب صابر احمدی سری نگر کے صاحبزادے محمود احمد صاحب گذشتہ دنوں لاہور کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ مگر اس کے بعد ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ لاہور و کراچی کے احمدی دوستوں سے خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ وہ محمود احمد صاحب کا پتہ کرنے کی سعی کریں۔ اور اگر پتہ چلے۔ تو مولوی عبد اللطیف صاحب مدیر اصلاح سری نگر کشمیر کو اطلاع دیں۔

درخواست دعا

اس عاجز کے ماموں خان ظفر الحق خاں صاحب جنگ میں بعہدۂ ڈپٹی کمشنر تبدیل ہو کر تشریف لے گئے ہیں۔ میں احباب کرام سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ دعا کی جائے۔ کہ ماموں صاحب مکرم ممدوح کے لئے یہ تبدیلی بابرکت ہو۔ آمین۔ (خاکسار صالح احمد دارالفضل)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"پیغام صلح" کے استفسار کا جواب

اہل پیغام خود جعفری صاحب کے متعلق فتوے دیں

از مولانا ابو العطاء صاحب

اخبار پیغام صلح نے ایک شخص جعفری صاحب کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ سے استفسار کیا ہے۔ کہ

"کیا قادیانی حضرات بتلائینگے۔ کہ وہ جعفری صاحب کے متعلق کیا فتوے دیتے ہیں۔ وہ جو کہا کرتے ہیں۔ کہ ایسا شخص کوئی موجود نہیں۔ جو مرزا صاحب کے نہ ماننے والوں سے ہو۔ اور وہ مرزا صاحب کو پھر بھی سچا سچ مچ مسلمان جانتا ہو۔ میرے تو دیکھ ایک بڑی شخصیت ان کے سامنے ہے۔ جو منافق نہیں لالچی نہیں۔ بے خبر نہیں۔ کوئی اس پر دباؤ نہیں۔ لیکن وہ اپنے عزیزوں کے خلاف تو تمع حضرت مرزا صاحب کو مجدد تک تسلیم کرتا ہے۔" (پیغام صلح ۹ جولائی ۱۹۶۷ء)

جعفری صاحب کے جو حالات اس اقتباس میں درج ہیں۔ ان میں انہیں ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نہ ماننے والا قرار دیا گیا ہے۔ اور دوسری طرف انہیں حضور کو مجدد ماننے والا بتلایا گیا ہے۔ نیز یہ جملہ حالات ایک پیغامی نامہ نگار نے ذکر کئے ہیں جو حسب ارشاد ربانی محتاج تحقیق ہیں جماعت احمدیہ کا فتوے ایسے شخص کے متعلق وہی ہے۔ جو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے حضور علیہ السلام لکھتے ہیں:۔

"اگر دوسرے لوگوں میں تخم دیانت اور ایمان ہے۔ اور وہ منافق نہیں ہیں تو ان کو چاہیئے کہ ان مولویوں کے بارے میں ایک لمبا اشتہار ہر ایک مولوی کے نام کی تصریح سے شائع کر دیں۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ کیونکہ انہوں نے ایک مسلمان کو کافر بنایا۔ تب میں ان کو مسلمان سمجھ لونگا۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نفاق کا شائبہ نہ پایا جائے۔ اور خدا کے کھلے کھلے معجزات کے مکذب نہ ہوں"

(حقیقۃ الوحی ص۱۶۵)

اہل پیغام بتائیں کہ جناب جعفری صاحب نے ان شرائط کو پورا کر دیا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو خدارا سوچیں کہ انہوں نے گزشتہ ۷۳ سالہ عرصہ اختلاف میں جماعت احمدیہ کے اس مطالبہ کے خلاف کونسی مثال پیش کی ہے۔ کہ ایک شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منکر بھی ہو۔ اور اس نے حقیقۃ الوحی کی عبارت کی شرط کو پورا کر دیا ہو؟ جعفری صاحب کا نام اس جگہ پیش نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پیغامی مضمون نگار نے خود لکھا ہے کہ

"میں نے کہا جعفری صاحب آپ کو علم ہے۔ کہ سچ کو جھوٹ کہنے والا آدمی خود جھوٹا ہوتا ہے۔ اسی طرح جو مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ حدیث نبوی میں آیا ہے۔ اب آپ فرمائیے جو مسلمان حضرت مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں وہ کیا ہوئے جبکہ حضرت مرزا صاحب مسلمان ہیں جعفری صاحب نے کہا کہ آپ مجھ سے اب کیا ان لوگوں کو برا کہلوانا چاہتے ہیں۔ آپ مجھ سے کسی کو برا نہ کہلوائیے اس پر بات چیت کا سلسلہ ختم ہو گیا۔"

(پیغام صلح ۹ جولائی)

ان حالات میں جعفری صاحب کے متعلق کس طرح دھوکے کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقررہ مطالبہ مندرجہ حقیقۃ الوحی ص۱۶۵ کو پورا کر دیا ہے۔ وہاں تو ہر پیامی مولوی کے نام کی تصریح سے بذریعہ مطبوعہ اشتہار یہ شائع کرانا مطلوب ہے۔ کہ یہ سب کافر ہیں۔ مگر یہاں اشتہار اور نام کی تصریح تو کجا اجمالی طور پر زبانی قول سے بھی انکار ہے۔ کوئی منصف مزاج غیر پیامی دوست بتائیں۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی روشنی میں جعفری صاحب کے متعلق ان کے مذکورہ بالا بیان پر کیا فتوے دیتے ہیں۔ الفاظ واضح ہیں اور معاملہ بالکل صاف ہے۔ صرف نفاق شرط ہے کیا کوئی غیر پیامی دوست جرأت کر سکتے ہیں

مسلمانوں کی بدحالی و بے چارگی کا واحد علاج

از ڈاکٹر رشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی

(۱)

وہ قوم جسے اللہ تعالیٰ نے مملکت روحانیہ کے تاج سے سرفراز فرمایا تھا۔ جو دیگر اقوام عالم سے ایک گونہ سبقت لے گئی تھی جس کے رعب و دبدبہ کا یہ عالم تھا کہ اس سے بڑی بڑی طاغوتی طاقتیں لرزہ براندام تھیں۔ جس کا نظام اور کام عدیم المثال قرار دیا جاتا تھا۔ ہاں وہی قوم جسے سرور دو جہاں حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی بدولت ایک ایسا بلند و ارفع مقام عطا کیا گیا تھا۔ کہ جس پر ملائکۃ اللہ بھی رشک کرتے تھے۔ آج اس قوم کی بدحالی و بے چارگی کی داستان ایسی روح فرسا داستان ہے کہ غیر تو غیر اس کے اپنے لیڈر اس کی خستہ حالی دیکھ کر خون کے آنسو رو رہے ہیں۔ چنانچہ اخبار "المجاہد" محررہ ۱۸ جولائی ۶۷ء پر لکھا ہے۔

"قارئین عظام! اتحاد و اتفاق تنظیم و کنونشن میں مسلمان منہ بہت نیچے گرے ہوئے ہیں۔ ہماری قوم میں جتنے تفرقہ اختلاف اور چھوٹ فرقہ بندی اور نا اتفاقی ہے شاید ہی دنیا میں ہے نہ سکھوں میں۔ عیسائیوں میں ہے نہ دنیا کی کسی قوم میں۔ غرضیکہ ساری قومیں متحد اور متفق ہو کر اپنے سیاسی اور مذہبی مقاصد اور ملی مفاد کے حاصل کرنے میں کوشاں اور رہنمک ہیں۔ مگر آہ! ایک ہم ہیں کہ نہ ہماری سیاسی پارٹیاں متحد ہیں۔ اور نہ مذہبی انجمنیں نہ عوام میں اتفاق ہے اور نہ خواص میں اتحاد۔ کیا اچھا کہا ہے شاعر نے ترقی کر رہی ہیں اور قومیں علم و حکمت میں ہماری قوم لیکن مبتلائے خواب غفلت ہے جو ہیں دو بھائی تو ہے ایک کا اک دشمن جان نہ آپس میں محبت ہے نہ باہم ربط الفت ہے سنائیں کس کو افسانہ غم و آلام کا اپنے طبیعت میں مسلمانوں کی کیا جوش حمیت ہے"

ان سطور کا ایک ایک لفظ اس امر کا آئینہ دار ہے کہ مسلمانوں کا شیرازہ بکھر گیا ہے ان کی رہی سہی عزت خاک میں مل گئی۔ آج مسلمان نہ تو سیاسی و اقتصاد سے اور نہ ہی مذہبی نقطہ نگاہ سے ایک سلک میں منسلک ہیں۔ نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ یاس و نا امیدی کے بادل ان پر امڈے آ رہے ہیں۔

اس پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر جبکہ سینکڑوں برسوں سے مسلمانوں کی فلاح و بہبودی کے لئے بیسیوں پروگرام عمل میں لائے گئے۔ درجنوں سکیمیں عالم وجود میں آئیں۔ لکھ لکھا روپیہ اصلاح قوم پر صرف ہوا۔ ہمارے علماء حضرات نے ہر ممکن کوشش کی کہ کسی طرح قوم مسلم پستی کے عمیق گڑھے سے نکل کر ہم رفعت تک پہنچے۔ پھر وجہ کیا ہے کہ مسلمان بجائے پہلی سی شان و شوکت کے حاصل کرنے اور بھی مصائب و آلام کا شکار نظر آ رہے ہیں۔ اور کوئی دن ایسا نہیں آتا جو ان کے لئے حقیقی اور دیرپا خوشی و شادمانی کا پیغام لائے۔

سچ پوچھو تو اس کی اصل وجہ امام موعود کا انکار ہے جس کے قبول کرنے سے مسلمانوں کی دینی اور دنیوی ترقیات وابستہ تھیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے بروقت قادیان کی مقدس سرزمین میں مبعوث فرمایا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:۔

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ"

(الاشتہار ۲۰ مئی ۱۸۹۸ء)

پس مسلمان بحیثیت مجموعی اگر چاہتے ہیں کہ ان کی کھوئی ہوئی عزت از سر نو انہیں حاصل ہو جائے تو اس کی ایک ہی صورت ہے کہ وہ خدا کے فرستادہ کی آواز پر کان دھریں کہ بجز اس کے حقیقی اور دائمی کامیابی کا منہ دیکھنا ان کے لئے امر محال ہے۔ یقین جانئے کہ آئندہ اتحاد بیت کا نظام ہی ابنائے آدم کے لئے لائحہ عمل ثابت ہوگا اور اس روحانی نظام کے نتیجہ میں اسلام اس دنیا میں اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ پھیل جائے گا۔ اور شیطان الرجیم کی حکومت کا خاتمہ ہوگا انشاء اللہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"مبارک وہ جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں۔ اور اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے" (کشتی نوح ص۲۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی وفات پر بزرگان سلسلہ کے تاثرات

(۶)

(از جناب ملک مولا بخش صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب اپنی خوابوں کے عین مطابق پورے چھیاسٹھ سال کی عمر میں نہ ایک دن کم نہ ایک دن زیادہ۔ جولائی کے مہینہ میں جمعہ کے روز مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اور اپنے بیشمار رشتہ داروں کو غمگین اور محزون چھوڑ گئے۔ اگرچہ وہ تو اپنے تئیں عالم برزخ میں ہی جانے والا کہہ کر ہم سے رخصت ہو گئے ہیں۔ مگر میرا ایمان ہے۔ کہ مطابق آیت یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ وہ اللہ تعالےٰ کی جنت میں داخل ہو چکے ہوں گے۔

میری غرض یہ چند سطور لکھنے سے حضرت میر صاحب مرحوم کی سیرت میں سے چند ایک واقعات کو تحریر کرنا ہے۔ جو گو ان کے لئے تو معمولی تھے۔ مگر ان میں سے بعض میری زندگی میں انقلاب پیدا کرنے والے تھے۔

اگرچہ میں جب ۱۹۰۰ء کے دسمبر میں قادیان پہلی دفعہ آیا۔ اور بیعت کی میرا خیال ہے کہ میں نے تب ہی ان کو دیکھا۔ مگر زیادہ واقفیت اور محبت کے ازدیاد کے مواقع بعد میں نصیب ہوئے۔ ان کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ مجھے اس وقت پیش آیا۔ جب وہ لاہور کے بڑے ہسپتال میں ہوس سرجن تھے۔ میں اپنے برادر زادہ کو لے کر گیا۔ جس کی آنکھوں میں کانگڑے تھے۔ میر صاحب نے ان کو کلوروفارم سے بیہوش کر کے عمل جراحی کیا۔ میں پاس کھڑا تھا۔ محبت اور رقت قلب کی وجہ سے عمل جراحی دیکھ کر میں بے ہوش ہو گیا۔ جب ہوش آئی تو میں بھی ایک میز پر پڑا ہوا تھا۔ اور حضرت میر صاحب مجھ کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جلدی ہی مجھے ہوش آ گئی۔ تو میر صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر تم ایسے ہی بہادر تھے۔ یا کہا کہ دردِ دل رکھتے تو ساتھ ہی کیوں نہ ٹھیرے تھے۔

اس کے بعد جب میں قادیان آتا تھا۔ تو ڈاکٹر عباد اللہ صاحب مرحوم کے ساتھ جو میرے دوست تھے۔ عموماً میر صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ پھر حضرت میر صاحب امرتسر میں ہوس سرجن مقرر ہوئے۔ تو ان سے راہ و رسم زیادہ بڑھ گئی میرا برادر نسبتی بہت بیمار ہو گیا۔ کئی ڈاکٹروں کو دکھلایا۔ حتیٰ کہ دو سول سرجنوں کو بھی۔ وہ پھیپھڑے کا مرض بتلاتے رہے۔ میں نے حضرت میر صاحب سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے ازراہِ مہربانی خود اس کو جا کر دیکھا۔ اور ایک منٹ میں کہہ دیا۔ کہ اس کے اندر تمام پیپ پڑی ہوئی ہے۔ ہم نے کہا۔ آپ کے سول سرجن نے تو اور مرض بتلائی ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ میرے ساتھ ان کو بلایا جائے۔ چنانچہ بلایا گیا۔ سول سرجن صاحب حضرت میر صاحب کے دلائل سے فوراً قائل ہو گئے۔ اور اس مریض کا اپریشن کیا گیا۔ جس سے چھ سات سیر پیپ نکلی۔ مرض بہت بڑھ چکا تھا۔ حضرت میر صاحب نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ کہ گو صحت کی امید کم ہے۔ مگر اس وقت بجز اپریشن کے اور کوئی علاج نہیں۔ گو وہ مریض جانبر نہ ہو سکا۔ مگر حضرت میر صاحب کی ذہانت اور قابلیت کا لوہا سب کو ماننا پڑا۔

پھر جب میں گورداسپور میں تھا۔ تو قادیان کے اکثر دوست جب وہاں کسی کام کو جاتے تھے۔ تو میرے پاس ٹھیرا کرتے تھے۔ ایک روز جو میں صبح کو بیٹھک میں آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ ایک صاحب ایک پاکیزہ بستر میں آرام سے سوئے پڑے ہیں۔ نوکر سے پوچھا۔ کون صاحب ہیں۔ تو اس نے کہا مجھے اتنا معلوم ہے۔ قادیان سے آئے ہیں۔ اور سو رہے ہیں۔ میں نے کہا تھا۔ کہ آپ کو جگاؤں۔ مگر انہوں نے فرمایا کہ مجھے صرف چارپائی دے دو۔ اور ان کو بے آرام نہ کرو۔ میں نے آگے بڑھ کر دیکھا۔ تو حضرت میر صاحب تھے۔ جب جاگے تو میں نے پوچھا۔ مجھے جگایا کیوں نہ۔ تو نہایت سادگی سے فرمایا۔ مجھے صرف سونا تھا۔ جگہ مل گئی۔ بستر میرے ساتھ تھا۔ آپ کو تکلیف دینے کی ضرورت نہ تھی۔ یہ بھی فرمایا کہ ہمارے ہاں دستور ہے کہ جب کہیں باہر جائیں۔ تو اپنا بستر ہمیشہ ساتھ لے جاتے ہیں۔ اس سے ایک تو میزبان خواہ مخواہ کی پریشانی اور تکلیف سے بچ جاتا ہے۔ دوسرے اپنی مرضی کے مطابق بستر مل جاتا ہے۔ لوگ ہر مہمان کے لئے الگ الگ بستر تو مہیا نہیں کر سکتے۔ اور مہمان مختلف طبیعت اور صحت کے ہوتے ہیں۔ اس سے انسان کئی کاوشوں اور بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

پھر گورداسپور کا ہی ذکر ہے۔ کہ حضرت میر صاحب کی رخصت ختم ہوئی۔ تو ابھی ان کے کسی جگہ پوسٹنگ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا۔ اس لئے ان کو کہا گیا۔ کہ آپ گورداسپور ہسپتال جنرل ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔ جب انہوں نے مجھ کو یہ بتلایا۔ تو میں نے کہا۔ یہ تو پولیس کی "لین حاضری" ہوئی۔ یہ اصطلاح آپ کو بہت پسند آئی۔ اور مدت تک محبت سے اس کا ذکر کرتے رہے۔ انہی دنوں میں وہ واقعہ پیش آیا۔ جو بالخصوص میرے لئے ان سطور کے لکھنے کا محرک ہوا ہے۔ میں نے حضرت میر صاحب سے عرض کیا۔ یہاں کے اسسٹنٹ سرجن سے لوگ مطمئن نہیں۔ اگر آپ کچھ کوشش کریں۔ تو آپ یہیں لگ جاویں۔ فرمایا میں کیوں کوشش کروں۔ اس سے کیا فائدہ ہوگا۔ میں نے کہا قادیان کے قریب رہیں گے۔ ہر ہفتہ کے روز بائیسکلوں پر ہی قادیان جایا کریں گے۔ اتوار وہاں گذار کر پیر کو آجایا کریں گے۔ فرمایا مجھے کیا معلوم ہے۔ کہ قادیان کے قریب رہنا یا اس طرح قادیان جانا ضرور میرے دین و دنیا کے لئے مفید ہوگا۔ میں تو وہاں ہی رہنا چاہتا ہوں۔ جہاں میرا خدا مجھے رکھے۔ وہ مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ کہ میرا کہاں رہنا مفید ہے۔ اس سے نہ صرف میرا منہ بند ہو گیا۔ بلکہ یہ بات ایسی میرے دل میں اتر گئی۔ کہ بعد کی زندگی میں میرے بہت کام آئی۔ اور بعد میں جب بسلسلہ ملازمت میرے تبادلے دور دور ہوئے۔ تو مجھے کوئی صدمہ نہیں ہوا۔ اور میں عموماً یہی سمجھتا رہا۔ کہ جہاں میرا مولا مجھے رکھے۔ وہی جگہ مفید ہے۔ اس طرح حضرت میر صاحب کی بات سے مجھے بڑا روحانی فائدہ پہنچا۔ جب میرا تبادلہ گورداسپور سے حصار ہوا۔ تو قادیان اور گھر سے دور جانے کی وجہ سے مجھے کچھ غم ہوا۔ بعد میں میں نے محسوس کیا۔ کہ میری سمجھ تھی۔ اور سچی بات وہی تھی۔ جو حضرت میر صاحب نے فرمائی تھی۔

جب میں قادیان میں چشمے لگاتے تو حضرت میر صاحب سے اکثر ملنے کا اتفاق ہوتا۔ اور وہ ہمیشہ محبت سے ہنسی اور مشفقانہ سلوک کرتے۔ کوئی تین سال کی بات ہے۔ کہ میرے لڑکے کے کان میں سخت درد کئی دن رہا۔ دوا کروائے۔ فائدہ نہ ہوا۔ آخر میں حضرت میر صاحب کی خدمت میں لے گئے۔ بچے کی بیماری کا ان کو پہلے ہی فضل احمدؓ صاحب کی زبانی علم ہو چکا تھا۔ مجھے دیکھتے ہی فرمایا کہ کسی بچے کو تکلیف تھی۔ میں نے کہا یہ بچے اس کے کان میں بے حد تکلیف تھی۔ حضرت میر صاحب نے بڑی توجہ سے کان کو دیکھا۔ اور ہسپتال کو چل پڑے۔ میرا لڑکا ہو لئے۔ پہلے اس کے کان کا معائنہ ہو چکا تھا۔ مگر نہ معلوم میر صاحب نے کس طرح مرض کو دیکھ لیا۔ وہاں جا کر ایک مختصر سا آلہ لیکر جو کھڑا سا تھا۔ اس کان کو اندر سے چھیلنا شروع کیا۔ اس سے کچھ خون وغیرہ نکلا۔ لڑکا تھوڑی سے اوئی اوئی کرنے لگا۔ اس کی عمر اس وقت بیس سال کے قریب تھی۔ اور وہ خدام الاحمدیہ کا سرگرم ممبر ہے۔ اسکی یہ حالت دیکھ کر حضرت میر صاحب نے کہا۔ یہ لوگ جو اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر ڈینگیں مارتے ہیں۔ کہ ہم نے دنیا کو فتح کرنا ہے۔ یہ کریں گے اور وہ کریں گے۔ یہ ذرا سی درد کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تو اور کیا کام کریں گے۔ اس غیرت دلانے والے کلمہ کا بچے پر ایسا اثر ہوا۔ کہ وہ خاموش ہو گیا۔ اور اللہ تعالےٰ کا ایسا فضل ہوا۔ کہ اس کا درد بھی جاتا رہا۔

تین ماہ کے قریب ہوئے کہ اس بیماری کے دوران میں ہی میں ایک دن بمع شیخ فضل احمدؓ صاحب اور ماسٹر خیر الدین صاحب

کے حضرت میر صاحب کی خیریت پوچھنے کو گیا۔ اُس سے پہلے دن سنا تھا۔ کہ ان کو بہت تکلیف رہی تھی۔ خبر پاکر آپ باہر تشریف لے آئے۔ اور محبت سے باتیں کرتے ہوئے میرے گھر کے قریب تک جو ریلوے سٹیشن کے پاس جا پہنچے۔ بھائی عبدالرحیم صاحب اور مولوی عبداللطیف شہید صاحب بھی ساتھ ہو لئے۔ سڑک پر میرے گھر کے پاس پہنچکر فرمایا۔ اب آپ گھر جائیں۔ میں نے عرض کیا۔ کچھ آرام فرمائیں۔ کچھ ناشتہ کریں۔ فرمایا میرے لئے بیٹھنا یا لیٹنا مشکل ہے۔ کھانا بھی کچھ نہیں چاہتا۔ پھر دو سرے دوستوں کے ساتھ واپس چلے گئے۔ حضرت میر صاحب رحمت۔ فیض اور مجسم محبت تھے۔ اور مغز شریعت اُن پر منکشف تھا۔ نہایت صاف اور سیدھے سچے قول سدید کہنے والے تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی بے شمار رحمتیں کرے۔

فیض پروردہ خاکسار مولا بخش پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان۔

ایک غیر احمدی دوست کا خط

خدمت جناب ایڈیٹر صاحب

السلام علیکم۔ میں اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ مگر مجھے مرزا محمود صاحب کی تقاریر پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ پیشتر ازیں چند ایک قادیانی دوستوں کی وساطت سے اخبار الفضل کا مطالعہ کر لیا کرتا تھا جس میں کہ مرزا صاحب کے مضامین عموماً چھپتے رہتے ہیں:۔

غیر ممالک میں تبلیغ اسلام کا جو سلسلہ آپ نے شروع کیا ہے ویسے پہلے یہ اہل سنت والجماعت نہیں کر سکی:۔

میں نے مرزا صاحب کی کافی سے زیادہ تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اور ابھی پرسوں اُن کی کتاب "اسلام کا اقتصادی نظام" ختم کی ہے۔ مرزا صاحب کی تحریر میں کافی سوز و گداز پایا جاتا ہے اور اس میں لوگوں کے لئے کافی سبق موجود ہے

نیز یہ لکھئے۔ کہ آپ کے مطبع میں جو حال ہی میں قرآن کریم مترجم و مدلل (غالباً ساڑھے گیارہ روپے) طبع ہوا ہے اس کے حاشیے پر مکمل تفسیر قرآن ہے۔ یا کہ خاص خاص مواقع پر تشریح کی گئی ہے۔ کیونکہ مجھے اس قرآن کے منگوانے کا بے حد شوق ہے۔ اگر اس کی تفسیر مکمل نہ ہو۔ تو آپ اپنے ہاں کی کسی دوسری تفسیر کا پتہ لکھیں تاکہ میں فقیر رقم بھیجکر اپنی پہلی فرصت میں اُسے منگوا سکوں۔

خط و کتابت کرتے وقت حیث نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں:۔

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداروں کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۴۸ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ اس دوران میں اگر کوئی تغیر و تبدل ہو تو اس کی اطلاع نظارت علیا کو دے کر منظوری حاصل کی جائے۔ (ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو المیال

سکرٹری تبلیغ ۔ ملک علی محمد صاحب
" امور عامہ و خارجہ ۔ ملک مولا بخش شاہنشر
" مال ۔ ملک عبداللہ خانصاحب
آڈیٹر ۔ ماسٹر ملک عبداللہ خانصاحب مشیر
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مولوی عبدالمجید صاحب
" وصایا ۔ ملک ستار محمد صاحب
" ضیافت ۔ ملک فضل الٰہی صاحب

شورت

پریذیڈنٹ ۔ خواجہ عبدالغنی صاحب ڈار
سیکرٹری تبلیغ ۔ خواجہ غلام محمد صاحب بوگام
" مال " غلام صاحب لون
" تعلیم و تربیت ۔ عبدالغنی صاحب
" ضیافت ۔ عبدالوہاب صاحب اہنگر
امین ۔ عبدالغفار اہنگر صاحب

میادی ڈوگراں

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری نصر اللہ احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب
" مال ۔ " رحیم بخش صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ حسن محمد صاحب
" وصایا " " "
" امور عامہ ۔ کریم بخش صاحب
چک عنے ۲۷ الف سندھ
سکرٹری تبلیغ ۔ میاں مہر الدین صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ چوہدری مولا بخش صاحب
جنرل سکرٹری ۔ محمد یوسف صاحب
سکرٹری مال ۔ صوفی غلام محمد صاحب
" وصایا " چوہدری رحیم بخش صاحب
" امور عامہ " " "
آڈیٹر ۔ فنت ۔ محمد یوسف صاحب
سیکرٹری ضیافت ۔ مولا بخش صاحب
امین ۔ عبدالعزیز صاحب خالد

دھوپ سڑی

پریذیڈنٹ ۔ شیخ عبدالغنی صاحب

کوئٹہ

سیکرٹری تبلیغ ۔ محمد عیسیٰ جان صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ ماسٹر عبدالکریم صاحب
" امور عامہ و خارجہ ۔ ملک کرم الٰہی ثاقب صاحب
" وصایا ۔ احمد الدین صاحب
جنرل مال و محاسب ۔ قاضی شریف الدین صاحب
" تالیف و تصنیف ۔ شیخ فضل حق صاحب
" ضیافت ۔ مرزا محمد صادق صاحب
آڈیٹر ۔ شیخ محمد شریف صاحب

گنہ لوہ

پریذیڈنٹ ۔ خواجہ نظام محمد صاحب پٹرو
وائس پریذیڈنٹ ۔ عبدالصمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ غلام محمد صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ محمد عبداللہ صاحب لون
" مال ۔ ماسٹر محمد رمضان صاحب

منٹگمری

سیکرٹری مال ۔ ملک نذیر احمد خان صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ مولوی محمد ابراہیم صاحب
" امور عامہ و خارجہ ۔ چوہدری محمد شریف صاحب
" ضیافت ۔ ماسٹر محمد یوسف ملیضا صاحب
آڈیٹر ۔ بابو فیض محمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ شیخ حبیب الرحمن صاحب

لوہ ٹیک سنگھ

پریذیڈنٹ ۔ محمد سعید صاحب
سیکرٹری مال ۔ میاں مہر الدین صاحب
" تبلیغ ۔ منشی حسین بخش صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ محمد سعید صاحب

گوکھٹ ستھے خان

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری ستھے خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ بشیر احمد صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ غلام احمد صاحب
" امور عامہ ۔ سردار محمد صاحب

ڈلہوزی

پریذیڈنٹ ۔ ملک عمر علی صاحب
سیکرٹری مال و وصایا ۔ بابو برکت اللہ صاحب
" تبلیغ و امور عامہ ۔ مرزا عزیز احمد صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ مولوی غلام نبی صاحب

رتنالہ حویلی (منٹگمری)

پریذیڈنٹ چوہدری فضل الٰہی صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت ۔ مولوی احمد حسن صاحب
سیکرٹری دعوت و تبلیغ ۔ مولوی احمد حسن صاحب
" مال و محاسب ۔ منشی رحمت علی صاحب
" امور عامہ ۔ چوہدری ظفر احمد صاحب
وخارجہ " " "

فیروز پور

جنرل سیکرٹری ۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ بابو عبدالرحمن خان صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ بابو بشیر احمد صاحب
" امور عامہ وخارجہ ۔ چوہدری عبدالحکیم صاحب
" وصایا ۔ بابو محمد بشیر صاحب
" مال ۔ بابو محمد لطیف صاحب ناصر
" تالیف و تصنیف بابو محمد اسمٰعیل صاحب
آڈیٹر ۔ بابو عبدالعزیز صاحب
امین ۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب۔

تلاش گمشدہ

مورخہ ۲۱-۲-۴۷ کو صبح میرا لڑکا محمد نصیر احمد جس کا حلیہ یہ ہے۔ چہرہ گول موٹی آنکھیں۔ عمر چودہ سال۔ رنگ گندمی گوں۔ کپڑے میں بھولا سا۔ کہیں باہر گیا ہے۔ اب تک واپس نہیں آیا۔ اگر کوئی صاحب اس کے متعلق صحیح اطلاع دیویں۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس جزائے خیر کے مستوجب ہوں گے۔

(سکرٹری انجمن احمدیہ ماسٹر مولا بخش سکول ماسٹر پور رے والہ ضلع ملتان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزانہ باقاعدہ پوسٹ ہوتا ہے

کبھی دوست شکایت کرتے ہیں۔ کہ انہیں الفضل کے دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں قادیان سے الفضل روزانہ پوسٹ کیا جاتا ہے۔ ڈاک خانہ والوں کی سہولیت کے لئے اب یہ انتظام کیا گیا ہے۔ کہ قریباً ایک ہزار پرچہ گیارہ بجے تک دوسرا ہزار بارہ بجے تک اور باقی پرچہ ساڑھے بارہ بجے پونے ایک بجے تک ڈاک خانہ تار پہنچا دیا جاتا ہے۔ اس سے ڈاک خانہ والوں کو سارٹ کرنے میں آسانی رہتی ہے۔ اور وہ روزانہ سارا پرچہ روانہ کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھی اپنے کارکن قادیان کے ڈاکخانہ میں بھجوا کر میں نے اپنی تسلی بھی کی ہے۔ کہ ہمارے پرچہ کا کوئی حصہ یہاں کے ڈاک خانہ والے تو روک نہیں رکھتے میں نے تسلی کر لی ہے۔ کہ قادیان کے ڈاک خانہ والے کوئی ایسی بات نہیں کرتے اس لئے اگر باہر دو دو تین تین پرچے اکٹھے ملتے ہیں۔ تو دفتر الفضل یا قادیان کے ڈاکخانہ کا قصور نہیں۔ بلکہ ایسا یا تو راستہ میں ہوتا ہے یا مکتوب الیہ کے ڈاک خانہ میں۔

اس شکایت کے رفع کرنے کے لئے بھی پوسٹ ماسٹر صاحب جنرل کی خدمت میں لکھا گیا ہے لیکن جب تک ادارات علیہ انتظامات درست نہیں ہو جاتے اس قسم کی مشکلات جاری رہیں گی۔ (جنرل منیجر)

مجلس خدام الاحمدیہ

مجالس کیطرف رسیدکوں کا مطالبہ ہو رہا تھا۔ چونکہ یہ تیار نہ تھیں۔ اس لئے بھجوانے میں دیر ہو گئی۔ اب مجالس کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رسیدبکیں تیار ہو چکی ہیں۔ اپنی پہلی ختم شدہ کاپیاں پڑتال اور مکمل اندراج کرنے کے بعد مرکز میں بھجوا کر نئی کاپیاں منگوا لیں۔ سابقہ کاپیاں واپس

شکریہ احباب

میری لڑکی عزیزہ فائقہ سلطانہ عرف تانی کی وفات پر جو ۷ جولائی ۱۹۴۷ء کو ہوئی۔ بزرگان سلسلہ اور دوست احباب کی طرف سے ہمدردی کے بہت سے خطوط اور تار موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ فرداً فرداً ان سب کا جواب دینا مشکل ہے اسلئے بذریعہ اخبار الفضل ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزا عطا فرمائے آمین ثم آمین

خاکسار ندیم رسول ٹھیکیدار محلہ دارالفضل قادیان

فوری ضرورت ہے

آزمائش کی۔ اچھا لباس انسان کی زینت ہے۔ ہمارے تیار کردہ بہترین۔ بالکل نئے ڈیزائن کے سفید و رنگین سکی کپڑے اور ساڑھیاں دوپٹہ۔ رومال مقلیہ مشہدی لائیاں وغیرہ منگانے کے لئے فوراً خط لکھیں۔ دوکاندار دوں سے خاص رعایت:۔

میجسٹک ٹیکسٹائل ایمپوریم لاہور

برائے فروخت

۵ ٹن ایمپوریا کمپریسر میسرز ایل سرٹن اینڈ کمپنی گلاسگو کا بنا ہوا جس کے ہمراہ ۱۰۰ ہارس پاور الیکٹرک موٹر آر بی۔ ایم ۷۳۰ وولٹیج نوکر بٹن پارکنس انگلینڈ کی بنی ہوئی۔ تفصیلات کیلئے اسسٹنٹ انجینئر ہال ٹھیکیدار نظام اسٹیٹ ریاست سکندرآباد کو لکھیں:۔

ایک نہایت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ بنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے اسلئے ہمنے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائے گا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آ رہی ہیں مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب تک کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہے۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کر دیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ ہر دوست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے بکلارک کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی انہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوا لئے ہیں۔ جو پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں

جملہ حقوق بحق ڈائریکٹر صاحب محفوظ

صحت کی ترقی قوم کی ترقی ہے

98

حبِّ زوجامِ عشق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تذکرہ صفحہ ۱۲۹ بحوالہ تریاق القلوب لکھا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سخت کمزوری لاحق ہوگئی۔ اس پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے آپکو الہاماً بعض دوائیں بتائی گئیں۔ اور آپ نے کشفی طور پر دیکھا کہ ایک فرشتہ وہ دوائیں آپ کے مونہہ میں ڈال رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے وہ دوا تیار کی۔ اور اللہ تعالےٰ نے اس میں اس قدر برکت ڈالی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"میں نے دلی یقین سے معلوم کیا کہ وہ ہر صحت طاقت جو ایک پورے تندرست انسان کو دنیا میں مل سکتی ہے وہ مجھے دی گئی"

یہ دوائی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی روایت سے ثابت ہے۔

حبوب زوجامِ عشق

تھیں جو غیبی اشارہ کے ماتحت آپ نے استعمال فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ ملک فیروز خان نون کے دادا کا ذکر بیاض نورالدین حصہ اول صلا میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ہمارے ایک اسی برس کے دوست فتح خان رئیس (ملک فیروز خان نون کے دادا نانا) بہت ملا کرتے تھے۔ میں نے انکو اصرار سے کہا کہ آپ شادی کرلیں انہوں نے کہا کہ ہمیں تو کبھی تحریک بھی نہیں ہوتی۔ . . . . . میں نے کہا کہ آپ یقین کریں کہ آپ کامیاب ہونگے۔ اور میں نے ایک مرکب بنادیا۔ قدرت الٰہی ان کے گھر حمل ہوا۔ اور لڑکی تولد ہوئی۔ اور قریباً وہی دوائی پھر دی۔ تو اس سے پھر حمل ہوا۔ اور لڑکا پیدا ہوا۔ جواب اللہ کے فضل سے محمد حیات نام اکسٹرا اسسٹنٹ ہے۔ اور مجھے ہمیشہ اپنا چچا ہی لکھا کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ اس کی حیاتی میں بہت برکت دے۔ کیونکہ میرے نہایت پیارے دوست کی یادگار ہے۔ ہمارے نواح کے گاؤں میں ہماری طب کا غیر معمولی چرچا پھیل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالےٰ نے اس بوڑھے رئیس کو جو مرکب استعمال کرایا تھا۔ اس میں وہی اجزا پڑتے ہیں۔ جو زوجام عشق میں ہیں۔

زوجام عشق مردانہ طاقت کے لئے بے نظیر دوا ہے۔ چند گولیوں سے ہی انسان اپنے اندر غیر معمولی تغیر اور طاقت محسوس کرنے لگتا ہے۔ اگر فائدہ نہ ہو تو خالی شیشی واپس بھیج دیجئے۔ آپ کی رقم واپس آپ کو بھیجدی جائیگی۔ یہ گارنٹی آپ کے روپے کی حفاظت کرتی ہے۔ قیمت زوجام عشق ۶۰ گولی جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے۔ چودہ روپیہ معہ محصول ڈاک۔ دواخانہ نورالدین رضؓ میں یہ گولیاں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کے قلمی بیاض کے مطابق تیار ہوتی ہیں۔

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان

گیانی کرتار سنگھ کی گرفتاری اور رہائی

شیخوپورہ ۲۶ جولائی آج گیانی کرتار سنگھ اور ان کے بعض دیگر رفقاء کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ نکانہ صاحب کے اس اجتماع میں شمولیت کے لئے جا رہے تھے۔ جسے گورنمنٹ نے ممنوع قرار دیدیا ہے۔ آپ کو لاہور لاکر رہا کر دیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ سکھ لیڈر باوجود ممانعت کے اجتماع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کے قیام کا اعلان

نئی دہلی ۲۶ جولائی آج وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کے قیام کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا۔ اسمبلی میں کل ۶۶ ممبر ہوں گے۔ جن میں سے ۱۴ بنگال کے ہیں۔ بنگال کے منتخب ممبروں میں مسٹر لیاقت علی خان۔ مسٹر حسن شہید سہروردی۔ خواجہ ناظم الدین۔ ایم اصفہانی۔ مسٹر فضل حق۔ مولانا محمد اکرم مسٹر کرن شنکر رائے اور مسٹر جوگندر ناتھ منڈل کے نام قابل ذکر ہیں۔

مغربی پنجاب کے ممبروں میں مسٹر جناح۔ سردار عبدالرب نشتر۔ مسٹر غضنفر علی خان میاں افتخار الدین۔ خان آف محمد وٹ۔ بیگم شاہنواز۔ سردار شوکت حیات۔ مسٹر فیروز خان نون۔ لالہ بھیم سین سچر اور سردار اجل سنگھ کے نام قابل ذکر ہیں۔ سندھ اور سرحد کے نمائندے وہی رہینگے۔ جو ہندوستان کی دستور ساز اسمبلی کے ممبر تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گاندھی جی کی طرف سے ہڑتال کی مذمت

نئی دہلی ۲۶ جولائی گاندھی جی نے اپنی پرارتھنا کی تقریر میں ہڑتالوں کی سخت مذمت کی اور اسے کے لئے ایک نہ ختم ہونے والی مصیبت قرار دیا۔ آپ نے ہڑتال کرنے والوں کو مشورہ دیا۔ کہ وہ بجائے ہڑتال کرنے کے دیگر پرامن ذرائع سے اپنی شکایات دور کرنے کی کوشش کریں۔

پنجاب حد بندی کمیشن کا اجلاس

جماعت احمدیہ کے وکیل کی طرف سے دلائل

لاہور ۲۵ جولائی کل پنجاب حد بندی کمیشن نے پنجاب کی تقسیم کے کیس کی مزید سماعت کی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور نے جماعت احمدیہ کی طرف سے دلائل پیش کئے ابھی آپ کی تقریر جاری تھی کہ اجلاس ملتوی ہو گیا۔

۲۶ جولائی آج دس بجے صبح پھر حد بندی کمیشن کا اجلاس ہوا۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے ساڑھے دس بجے اپنے دلائل ختم کئے۔ اور سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب سابق جج فیڈرل کورٹ نے مسلم لیگ کے وکیل اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے دلائل پیش کرنے شروع کئے ابھی دلائل جاری تھے۔ کہ اجلاس پرسوں پر ملتوی ہو گیا۔

قادیان اور بٹالہ کے درمیان ریل گاڑی پر مسلح حملہ

چھ اشخاص زخمی ہوئے

امرتسر ۲۵ جولائی۔ آج رات کو جب گاڑی بٹالہ سے قادیان آ رہی تھی۔ تو ڈوگرہ گرنتھیاں ریلوے سٹیشن کے قریب پچیس تیس اشخاص نے جن میں سے بعض مسلح تھے گاڑی کو روک کر اس پر حملہ کر دیا۔ اس کی وجہ سے ڈرائیور اور پانچ چھ اشخاص زخمی ہوئے۔ فائرمین نے نہایت ہوشیاری سے گاڑی چلا دی۔ اور اس طرح گاڑی کو قادیان لے آنے میں کامیاب ہو گیا۔

پولیس اور فوجی دستوں نے ڈوگرہ گرنتھیاں کا محاصرہ کر لیا تفتیش کا سلسلہ جاری ہے۔ بعض مشتبہ اشخاص کو گرفتار کیا جا چکا ہے

ہم انڈونیشیا کی ہر ممکن مدد کرینگے

مسٹر طحناح کا بیان

نئی دہلی ۲۶ جولائی آج تیسرے پہر ڈاکٹر سلطان شہریار نے مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی بعد ازاں مسٹر جناح نے ایک بیان دیتے ہوئے فرمایا۔ دنیا کا کوئی مہذب ملک اس زیادتی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ جو ہالینڈ نے انڈونیشیا کے معاملہ میں کی ہے۔ ہالینڈ نے انڈونیشیا پر حملہ کر کے جمہوریت کی روح کو کچلا ہے۔ پاکستان اور ہندوستان کے تمام باشندے انڈونیشیا کی ہر ممکن مدد کریں گے پاکستان اور دیگر اسلامی ممالک کے مسلمان انڈونیشیا کے سات کروڑ مسلمانوں پر یہ ظلم کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا ہم پوری کوشش کریں گے کہ انجمن اقوام متحدہ میں اس مسئلہ کو پیش کرتے وقت زیادہ سے زیادہ ممالک کو انڈونیشیا کی تائید میں کریں۔

پاکستان صوبوں کے گورنر

نئی دہلی ۲۶ جولائی معلوم ہوا ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی حکومت ۹ ارکان پر مشتمل ہو گی۔ جن میں سے دو یا تین ہندو اور ایک اچھوتوں کا نمائندہ ہو گا۔

پاکستان صوبوں کے لئے۔ مندرجہ ذیل اصحاب کو گورنر مقرر کیا جائیگا لارڈ کلیرن۔ مشرقی بنگال۔ مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ۔ سندھ سر فرانسس موڈی مغربی پنجاب مسٹر جاسج کنگھم صوبہ سرحد

"البانیہ۔ یوگوسلاویہ اور بلغاریہ میں ڈکٹیٹرشپ قائم ہے" امریکن نمائندہ

نیویارک ۲۶ جولائی اتحادی اقوام کی حفاظتی کونسل میں امریکہ کے نمائندے نے بتایا کہ البانیہ یوگوسلاویہ اور بلغاریہ میں کسی قسم کی شہری آزادی نہیں ہے۔ اور وہاں ڈکٹیٹرشپ قائم ہے آپ نے کہا حفاظتی کونسل کا فرض ہے۔ کہ وہ ان ممالک کو تنبیہ کرے تاکہ آئندہ بلقان کے ممالک میں نئے جھگڑے پیدا نہ ہوں۔ آپ نے سرحدوں کی نگرانی کرنے کے لئے بین الاقوامی انتظام کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس انتظام سے تمام ممالک کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ انہیں صرف اپنے اندرونی معاملات طے کرنے چاہئیں۔ دیگر ممالک کے معاملات میں دخل نہیں دینا چاہیئے

لیگ اور کانگرس کی کولیشن وزارتیں

قائم ہونیکا امکان

نئی دہلی ۲۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان اس سوال پر بات چیت ہو رہی ہے کہ صوبوں اور مرکز میں مسلم لیگ اور کانگرس کی کولیشن وزارتیں قائم کی جائیں۔ امید ہے کہ یہ بات چیت کامیاب رہے گی۔ اور بہت جلد دونوں حکومتوں کی طرف سے اس سلسلہ میں مشترکہ اعلان جاری کر دیا جائے گا۔